9380-گنہگاروں سے معاملات کی کیفیت

سوال

اسلام پر کاربند نہ رہنے والے خاندان کے بارہ میں دین اسلام کا التزام کرنے والی عورت کیا کرے ؟ اور سنت نبویہ کا التزام کس طرح کرے ؟

کیا ایسی بہن کے لیے جائز ہے کہ وہ اللہ تعالی کا تقرب حاصل کرنے کے لیے خاندانی تعلقات منقطع کر دے اور علیحدگی کی زندگی گزارے ؟

اس لیے کہ اس جگہ شر وبرائی اور غیبت وفتنہ اور اللہ تعالی کی معصیت کرنے پر ابھارا جاتا ہے ، توکیا کوئی ایسا علاج ودعا ہے جو اس جیسے موقف کے لیے فائدہ مند ہو؟

پسندیدہ جواب

ہم اس مسلمان بہن کو یہ کہیں گے کہ اللہ تعالی آپ کو اسلام پر کاربند رہنے پر جزائے خیر عطا فرمائے اور آپ کو ثابت قدمی نصیب کرے اور اس پر آپ کے تعاون میں آسانی فرمائے ۔ آمین یارب العالمین ۔

اور سوال کے بارہ میں ہم کہیں گے کہ آپ کے لیے مندرجہ ذیل اشیاء پر عمل کرنا ضروری ہے :

پہلی :

ان کی تکالیف پر صبر کریں اس لیے کہ دین کا التزام کرنا کوئی آسان کام نہیں اور پھر یہ انبیاء کا راستہ ہے ، اس راستہ میں مسلمان کو لازمی اور ضروری صعوبتوں اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے ، جیسا کہ امام مسلم رحمہ اللہ تعالی عنہ نے اپنی صحیح مسلم میں حدیث بیان فرمائی ہے :

انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جنت ناپسندیدہ چیزوں سے گھیری گئی ہے ، اور جہنم کی آگ شہوات سے گھری ہوئی ہے) صحیح مسلم حدیث نمبر (2823) ۔

اور پھر انبیاء علیھم السلام نے بھی اس راہ میں اپنی قوموں سے تکلیفیں اٹھائیں بلکہ انہوں نے تو اقرباء وقریبی رشتہ داروں سے بھی بہت سخت تکلیفیں برداشت کیں تو اللہ تعالی نے ان کے صبر کی بنا پر انجام اچھا کر دیا ۔

دوسری :

مسلمان بہن پر ضروری ہے کہ وہ اپنے خاندان والوں کو حکمت اور موعظہ حسنہ کے ساتھ نصیحت کی کوشش کرنے اور ناامید نہ ہو ، اور ان کے سامنے اخلاق حسنہ اور اچھے کاموں اور اچھی بات کا مظاہرہ کرنے کی کوشش کرے اور ان کی طرف مدد وتعاون کا ہاتھ بڑھائے ، حتی کہ ان کے ساتھ بھی جو ان میں سے سب سے زیادہ تکلیف وتنگی دیتے ہیں ان شاء اللہ یہ ان کے لیے بہت اثر انداز ہو گا اور دعوت الی اللہ کے وسائل میں یہی سب سے کامیاب ترین وسیلہ ہے ۔

تیسری :

آپ اس التزام میں اس کا مدد گار و معاون حاصل کرنے کی کوشش کریں وہ اس طرح کہ جو اس سے سب سے زیادہ محبت کرتا ہو اس کی طرف مائل ہوں اور وہ دوسروں سے زیادہ قبول کرنے والا ہوگا ۔

چوتھی :

آپ سب سے قیمتی اور بڑے اسلحہ دعا کا سہارا لے کر اس سے مسلح ہوں اور ان کے لیے دعا کریں کہ اللہ تعالی انہیں ھدایت نصیب فرمائے اور اللہ تعالی ان کے دلوں کو دین پر کاربند رہنے کے نور منور کردے ، اور یہ دعا آپ سجدوں میں اور رات کے آخری حصہ میں سحری کے وقت اور دعا کے دوسرے اوقات میں کثرت سے کیا کریں اور قبولیت سے ناامید نہ ہوں ۔

پانچویں :

آپ یہ علم میں رکھیں کہ ہر علیحدگی فائدہ مند نہیں ہوتی ، بلکہ بعض نے (اللہ انہیں ھدایت دے) علیحدگی کی تو ان کے خاندان والوں کے لیے تو زیادہ فقسق و فجور کا باعث بن گئ اور وہ دین اور بھی زیادہ دور ہو گئے ۔

اور پھر علیحدگی اختیار کرنے والے کے لیے علیحدگی سینہ کی تنگی اور گھٹن اور عدم برداشت کا سبب بھی بن جاتی ہے ، اس لیے ہمارے خیال میں آپ کے لیے یہی بہتر ہے کہ سوال کرنے والی بہن صبر کرے اور اپنے خاندان سے ایسا میل جول رکھے جو اس کے دین اور ایمان پر اثر انداز نہ ہو ۔

اور گھر کے اندر رہتے ہوئے علیحدگی ہو تو وہ افضل ہے اس لیے کہ عورت کا اپنے گھر والوں کے پاس کے نکل جانا اس کے خلاف زیادہ بات چیت کا باعث بنے گا ، اور وہ لوگ اسے للچائی ہوئی نظروں سے دیکھیں گے اس لیے کہ اپنا خیال رکھنے اور بچاؤ کرنے والوں سے دور اور علیحدہ ہو چکی ہے ۔

اور پھر آپ کا گھر میں اور خاندان والوں کے ساتھ رہنا آپ کے گھر والوں کے لیے زیادہ نفع مند ہوگا ، اس لیے کہ بہت سی معاصی وگناہ کی گھر والے اپنی اس اولاد کی خاطر جسے اللہ تعالی نے ھدایت دی ہے جرات نہیں کریں گے ، اور جب وہ ان سے علیحدگی اختیار کرلیں تو پھر گھر والوں کے لیے فضا کھل جائے گی جو ان کے لیے معاصی وگناہ کرنے میں مدد فراہم کرے گی ۔

تو اس لیے دعوت دینے والے کے لیے ضروری ہے کہ وہ حکیم ہو اور حکمت سے کام لے اور اسے علیحدگی کے نتیجے میں پیش آنے والی مصلحتوں اور فساد کو مد نظر رکھتے ہوئے اس پر عمل کرنا چاہیئے لھذا اسے ایک بڑے فساد کے بپا ہونے پر ایک چھوٹی سی مصلحت کو مقدم نہیں کرنا چاہیئے ، اور پھر مفاسد کو روکنا مصلحت حاصل کرنے سے اولی اور بہتر ہے ۔

چھٹی :

اس جیسے حالات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے بہتر اور معین دعا کوئی نہیں کہ انہوں نے اپنی قوم کی ھدایت اور مغفرت کی دعا فرمائی تھی ۔

ا- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنھما بیان کرتے ہیں ، گویا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھ رہا ہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ انبیاء میں سے ایک نبی کو اس کی قوم نے مار مار کر لہولہان کردیا اور وہ اپنے خون کو صاف کرتے ہوئے بھی یہ دعا کر رہا تھا ، اے اللہ میری قوم کو معاف کردے اس لیے کہ انہیں تو علم ہی نہیں ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (3290) اور صحیح مسلم حدیث نمبر (1792) ۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ :

جس نبی علیہ السلام کی طرف اشارہ کیا گیا ہے وہ پہلے انبیاء میں سے تھا اورہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی یہی کچھ میدان احد میں ہوا۔ شرح مسلم للنووی (150/12)۔

ب–ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ طفیل بن عمرو الدوسی رضی اللہ تعالی عنہ اوران کے دوست نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اورکہنے لگے :

اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم دوس قبلیہ نافرمان ہے اوراس نے اسلام قبول کرنے سے انکار کردیا ہے آپ ان پر بددعا کریں ، توکہا کہ گیا کہ اب دوس قبیلہ تباہ ہوگیا ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے ہوئے فرمانے لگے :

اے اللہ دوس قبیلہ ھدایت نصیب فرما اورانہیں یہاں لا۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (2779) صحیح مسلم حدیث نمبر (2524)۔

ج-ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی مشرک والدہ کواسلام کی دعوت دیتا تھا ، اورایک دن میں نے انہیں دعوت دی توانہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں نازیبا الفاظ کہے جومجھے اچھے نہ لگے تومیں روتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اورکہنے لگا :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی والدہ کواسلام کی دعوت دیتا رہا ہوں اوروہ انکار کرتی رہیں اور آج بھی میں نے دعوت اسلام پیش کی توانہوں نے آپ کے بارہ میں کچھ نازیبا الفاظ استعمال کیے جومجھے ناپسند لگے لھذا آپ اللہ تعالی سے دعا کریں کہ وہ ام ابوھریرہ کوھدایت سے نوازے ۔

تورسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے ہوئے فرمانے لگے :

اے اللہ ابوھریرہ کی والدہ کوھدایت نصیب فرما۔

ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی وجہ سے خوشی خوشی وہاں سے نکلا اورجب میں دروازہ کے پاس پہنچا تو رہ بند تھا ، اورمیری والدہ نے میرے قدموں کی آہٹ سنی توکہنے لگیں اے ابوھریرہ ذرا ٹھر جاؤ۔

میں نے پانی کے گرنے کی آواز سنی ، ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے غسل کیا اوراپنا لباس وغیرہ پہنا اورجلدی میں دوپٹا لیے بغیر دروازہ کھول کرکہنے لگیں ، اے ابوھریرہ میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ تعالی کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کے بندے اوراس کے سچے رسول ہیں ۔

ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صل اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آیا توخوشی سے رورہا تھا ، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوجائیں اللہ تعالی نے آپ کی دعا کوشرف قبولیت بخشتے ہوئے ابوھریرہ کی والدہ کوھدایت نصیب فرمادی ہے ، تونبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی کی حمدوثنا بیان کی اوراچھی باتیں کہیں ۔ صحیح مسلم حدیث نمبر (2491)۔

واللہ اعلم.